روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
جمعرات 12 مارچ 2009ء 14 ربیع الاول 1430 ہجری 12 امان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 56

تحقیق کرو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایک انسان کے جھوٹا ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ جو بات بھی سنے اسے بلا تحقیق آگے روایت کرنا شروع کردے۔

(صحیح مسلم۔ مقدمہ باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع حدیث نمبر:6)

سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت اور افراد جماعت سے حضرت مسیح موعود کی نیک توقعات کا اظہار

خدا تعالیٰ صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے اس لئے ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے

ہر احمدی کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اطاعت اور انکساری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6/مارچ 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2009ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مختلف مواقع پر نصائح کرتے ہوئے جماعت کے قیام کی غرض، افراد جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت پر فضلوں کے نزول اور جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے تمام مکروں اور حیلوں کو لے کر دین حق کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے مگر خدا تعالیٰ نے شیطان کو ہمیشہ کیلئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔

حضور انور نے دنیا میں بعض ممالک کے احمدیوں کے حالات بیان کر کے فرمایا کہ ایک عظیم مقصد اور غرض کے حصول کیلئے عارضی ابتلاء کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ابتلاء آئیں گے، تمہیں آزمایا جائے گا۔ میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے، بعض اوقات برادری سے الگ ہونا پڑے گا' دنیاوی کاروبار میں روکیں ڈالی جائیں گی، گالیاں سننی پڑیں گی، مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اپنے نفس کے جہاد کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اغراض نفسانی شرک ہوتے ہیں ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے خالص توحید پر قدم مارے۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھانے کیلئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نیکی کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اس زمانے کے امام نے اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہوئے ہمیں بتائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پاسکتی۔ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہئے وہ بجا نہ لاوے یا جب تک انسان حسن نیتی جس کو حقیقی سجدہ کہتے ہیں بجا نہ لاوے تب تک وہ الدار میں نہیں ہے اور ایمان لانے کا دعویٰ بے فائدہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس ہر احمدی کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اطاعت اور انکساری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی زندگی کا پاک نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود اس بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت اور پابندی احکام الٰہی دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ پھر ایک اور موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔ صدق کے اعلیٰ نمونے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہر آن راہنمائی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ہمیشہ پھیلنا اور ترقی کرنی ہے۔ ہم گزشتہ سو سال سے زائد عرصے سے یہی دیکھتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جماعت میں ہر سال لاکھوں سعید روحوں کو شامل کرتا چلا جارہا ہے۔ اللہ نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے، احسان مند اور شکر گزار بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے جو نیک خواہشات اور توقعات کی تھیں ہمیں ان پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں"

(تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 15 مارچ 2009ء بوقت دس بجے صبح ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

واقفین عارضی کی مساعی اور تاثرات

مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان

دعا کی قبولیت

مکرم شریف احمد صاحب ڈیڑھوی انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں:-

جب حضور نے یہ تحریک جاری کی تو خاکسار باقاعدگی سے اس میں کئی سال تک شامل ہوتا رہا۔ وقف عارضی کے ایام میں جہاں بہت سارے روحانی فوائد ہوتے تھے وہاں بعض دفعہ مالی فوائد بھی ہو جاتے تھے۔ میں ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔

شاید 1969ء میں میں نے کرونڈی سے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور میں گھر میں اکیلا ہی کمانے والا ہوں اور میرے تمام بچے جو خدا کے فضل سے کافی ہیں چھوٹے چھوٹے ہیں اور میرے حالات مالی بھی اجازت نہیں دیتے کہ میں دور جا سکوں اس لئے مجھے قریب پانچ دس میل کے اندر بھجوادیں تا کہ گھر کی نگرانی ایک آدھ دفعہ کر سکوں کیونکہ میں جب وقف عارضی پر جاتا تھا تو گھر میں راشن وغیرہ دو ہفتہ کا دے کر جاتا تھا۔ اس کے جواب میں حضور کی طرف سے روانہ ہونے کی تاریخ سے ایک دن پہلے خط ملا کہ آپ وقف عارضی کے تحت بدین شہر چلے جاویں۔ میں یہ خط پڑھ کر پریشان ہو گیا کہ میں شاید حضور کو پوری تفصیل سے نہیں لکھ سکا۔

اس زمانہ میں کرونڈی سے بدین جانا ربوہ سے بھی مشکل تھا۔ ایک رات راستہ میں لگتی تھی اور پھر کرایہ بھی ربوہ سے شاید زیادہ تھا۔ پہلے خیال کیا حضور کو دوبارہ لکھوں کہ میرے لئے بدین جانا بہت مشکل ہے۔ پھر سوچا کاروبار کے لحاظ سے یہی ایام ہیں جن میں وقف کر سکتا تھا۔ دوسرے خط آنے میں یہ دن گزر جائیں گے شاید نہ جا سکوں۔ اس لئے میں نے رات دعا کر کے فیصلہ کر لیا کہ مجھے حضور کے حکم کی اطاعت کرنی ہے۔ اگلے دن خاکسار خدا کا نام لے کر روانہ ہو گیا بھریا روڈ سٹیشن سے ایک ہی گاڑی حیدر آباد جانے کے لئے ملتی تھی جو کوئی اڑھائی تین بجے ملتی تھی اور رات کو حیدر آباد وہاں سے بدین جانے والی گاڑی میں اگلے دن صبح بدین پہنچا تھا اور کرونڈی سے بھریا روڈ سٹیشن دس میل تھا۔ بہرحال عاجزانہ حالات میں بدین چلا گیا۔

اس سے پہلے کئی سال سے میں ایک دعا کر رہا تھا۔ جس کی قبولیت کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ بدین میں ہی ایک دن خاکسار سبزی منڈی میں گھوم رہا تھا تو اتفاق سے وہاں ایک ایسے دوست سے ملاقات ہو گئی جو میرا خاص دوست تھا جو کافی عرصہ پہلے میرے ذریعہ احمدی ہوئے تھے وہ کرونڈی سے ہجرت کر کے بدین کے قریب کسی گوٹھ میں رہتے تھے۔ بڑی خوشی ہوئی وہ بھی بڑے خوش ہوئے میری دعوت بھی گوٹھ میں کی۔

میں نے جس دعا کا اوپر ذکر کیا ہے میں نے اس دوست کے سامنے بھی اس دعا کا ذکر کیا۔ تو ہنس کر کہنے لگے یہ کام تو میں آپ کا انشاءاللہ کروا دوں گا۔ آپ بے فکر ہیں اور ایک خط مجھے لکھ دیا اور کہا یہ میرا خط لے جاویں آپ کا کام ہو جاوے گا۔

میں نے وہ خط لے لیا وہاں بدین اپنا عرصہ وقف 2 ہفتہ گزار کر واپس کرونڈی چلا گیا اور متعلقہ آدمی کو وہ خط دے دیا اور خدا کے فضل سے وہ کام جو کئی سال سے نہیں ہو رہا تھا وہ کام ہو گیا۔ الحمدللہ۔ بدین میں میرے ساتھ جو دوسرے دوست تھے وہ ایک نوجوان تھے جو جامعہ کے طالب علم تھے۔ خاکسار امیر قافلہ تھا۔ خدا کے فضل سے تمام سالوں میں عاجز کو ہی نظام سلسلہ امیر قافلہ بناتا رہا۔ مجھے وہ میرے بدین کے ساتھی بڑے یاد آتے رہے۔ مجھے پتہ چلا کہ وہ مربی کی حیثیت سے امریکہ چلے گئے ہیں۔ قریباً پانچ چھ سال پہلے وہ مجھے ربوہ سٹیشن ملے۔ گلے لگ کر ملے جب میں نے ان کا نام پوچھا تو کہنے لگے میں نے آپ کے ساتھ بدین میں وقف عارضی کا عرصہ گزارا تھا۔ بڑی خوشی ہوئی اس زمانہ میں بدین معمولی شہر تھا۔ قریب جنگل سے لکڑیاں لا کر چولہا جلاتے تھے اور کھانا تیار کرتے تھے۔

خاکسار اگر سستی کرتا اور بدین نہ جاتا تو شاید وہ دعا جو میں کئی سال کر رہا تھا قبول نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور میں بدین چلا گیا اور بہت سارے روحانی فوائد کے علاوہ میری کئی سال کی دعا بھی قبول ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کے بے انتہا درجات بلند کرے۔ اس لئے وقف عارضی بہت ہی بابرکت تحریک ہے اس میں کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے۔

خاکسار اب انسپکٹر وقف جدید ہے اس لئے ان حالات میں مشکل ہے اگر خدا نے چاہا اور عمر اور صحت نے کچھ وقت دیا تو دوبارہ اس کو جاری کرنے کی کوشش کروں گا۔ انشاءاللہ

اللہ تعالیٰ اس تحریک میں حصہ بننے والوں کو ہر قسم کی برکات سے نوازے۔ آمین

میں نے صرف ایک ہی واقعہ لکھا ہے ورنہ تمام عرصہ وقف میں اور بھی بہت سارے فوائد حاصل ہوئے۔

پانچویں وقف عارضی

مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب نے یکم تا 15 دسمبر 2008ء ملیر کراچی میں وقف عارضی کی توفیق ملی۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:

یہ دن امن و امان کے لحاظ سے خطرناک ایام تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خدمت کی توفیق دی۔

خاکسار کا یہ پانچواں وقف عارضی تھا۔ انصاراللہ کا یہ دوسرا موقع تھا اس سے پہلے خدام الاحمدیہ میں تین دفعہ وقف عارضی کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہر دفعہ خدا تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی اور جہاں دوسروں سے ملنے اور ان سے بات چیت کرنے کا اور دعاؤں کا موقع ملا وہاں اپنے نفس کا محاسبہ بھی ہوتا ہے اور اپنی معلومات اور ایمان میں ترقی کا باعث بھی۔

دوران وقف خاکسار کو اطفال اور خدام کی کلاسز کا انعقاد بھی ہوا سب سے اچھا جو وہاں کا پروگرام رہا وہ ہر دو جمعہ کو ہومیو میڈیکل کیمپ کا قیام ہے جو بعد نماز مغرب سے رات گئے تک جاری رہتا ہے۔

میں فری ہومیو میڈیکل کیمپ میں ایک خاتون ڈاکٹر (احمدی) اور تین دوسرے میل ڈاکٹرز کے ساتھ مع سٹاف جس میں صدر حلقہ بھی شامل ہوتے ہیں نہایت جانفشانی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہوتے ہیں اور مریضوں میں احمدی اور غیر از جماعت احباب اور مستورات اور بچے سب شامل ہوتے ہیں۔ 250 سے 300 تک مریضوں کو دیکھنا ان کو دوائی دینا ایک ہمت کا کام ہے۔ ساری دوائیں Patent دیتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے خاصے شدید بیمار احباب وہاں ٹھیک ہوتے ہیں اور دعائیں دے کر رخصت ہوتے ہیں۔

اسی دوران کا ایک واقعہ ہے ایک بوڑھا شخص 50 سال کے قریب وہاں درد سے تڑپتا ہوا آیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس کی ناف میں مسئلہ ہے۔ وہاں موجود طاہر محمود صاحب نے اس کو دیکھا اور علاج کے بعد بغیر کسی سہارے کے، وہ شخص ٹھیک ہو کر ہنستا مسکراتا دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ یہ محض خدا کے فضل ہیں جو میں نے خود ملاحظہ کئے کس طرح خدا ہم احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھتا ہے۔

آخر پر یہ عرض کروں گا کہ ملیر کالا بورڈ جانا آنا اپنی گاڑی پر ہی کرتا رہا۔ اس میں کافی مشکلات تھیں۔ میری گاڑی عام طور پر کافی تنگ کرتی تھی لیکن دوران وقف عارضی سہل انداز سے چلتی رہی اور کوئی پریشانی نہیں ہوئی رات دیر ہو جاتی تھی لیکن الحمدللہ سفر خیریت سے ہوتا رہا پھر وقف کے ختم ہونے کے بعد گاڑی ٹھیک کروائی۔

اس دوران میں ایک دن اپنے بچے حزیم احمد کو (بعمر 10 سال) بھی لے گیا تھا جو وقف نو میں ہے۔ وہ یہ پوچھتا تھا کہ یہ وقف عارضی کیا ہوتا ہے۔ جب اس نے دیکھا اور سمجھا تو وہ کہتا ہے کہ ابو میں بھی وقف عارضی کروں گا۔

روحانی اور علمی ترقی

مکرم ڈاکٹر عبدالہادی صاحب اور چوہدری ریاض احمد صاحب کے وفد نے گلشن اقبال کراچی میں وقف عارضی کی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔

دوران وقف نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت عشرہ تربیت منایا جا رہا تھا۔ چنانچہ خاکسار، ڈاکٹر عبدالہادی اور وفد کے دوسرے ممبر چوہدری ریاض احمد صاحب نے عشرہ کے دوران مقرر کردہ موضوعات پر مختصر تقریریں کیں اور درس دیئے۔ Open Discution سیشن میں مختلف سوالات کے جوابات دیتے رہے اور مختلف طبی موضوعات پر آگہی کے لئے خاکسار بحیثیت ڈاکٹر لیکچر دیتا رہا۔ ذیابیطس، بلڈ پریشر، امراض قلب اور معدہ کی بیماریوں وغیرہ پر معلومات بہم پہنچائیں۔

اطفال کی کلاسز لگائی گئیں۔ غرض اپنی علمی صلاحیت میں اضافہ کے لئے دینی کتب، تفسیر قرآن اور بخاری شریف کا مطالعہ جس حد تک ممکن تھا کرنے کی توفیق پائی۔ اسی طرح نمازوں میں شمولیت اور نوافل کی ادائیگی اور تسبیحات کی بھی توفیق حاصل کی۔

الغرض یہ وقف خاص طور پر ہمارے لئے روحانی اور علمی ترقی کا موقع حاصل کرنے کا ذریعہ بنا۔

خدام و اطفال کی تربیت

مکرم شکیل احمد صاحب منیر نے 5 تا 26 دسمبر 2008ء کو اختر کالونی کراچی میں وقف عارضی کی وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

عرصہ وقف میں خاکسار نے 3 خطبات جمعہ دیئے۔ خدام و اطفال کی کلاسز لیتا رہا۔ جس میں جمع قرآن، خدمت قرآن، احادیث اور تاریخ اسلام سے متعلق معلومات دیں۔ بچوں کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔ چندہ وقف جدید میں 100 فیصد وصولی کے لئے سیکرٹری مال کی امداد کی۔

عبادات اور مبشر خوابیں

مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ناظم انصاراللہ ضلع ساہیوال لکھتے ہیں:-

خاکسار 16 جنوری سے 30 جنوری 2009ء وقف عارضی مجلس 30/11-L ضلع ساہیوال میں کر کے آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں خاکسار کو ذاتی طور پر عبادات کرنے کی توفیق دی اور مبشر خوابیں بھی دکھائیں۔

جماعتی طور پر ان ایام میں دوستوں کو نماز باجماعت پڑھنے کے لئے کوشش کرتا رہا۔ وفد کی صورت میں نماز پر نہ آنے والے کے گھر جا کر یاددہانی کراتے رہے۔ الحمدللہ اس سے فرق پڑا۔ دوستوں نے کافی حد تک بیت الذکر آنا شروع کر دیا۔ چونکہ جماعت میں اس وقت کوئی مربی یا معلم سلسلہ نہیں ہے۔ اس لئے خاکسار ہی نماز پڑھاتا رہا۔ وقف عارضی کے دوران دو جمعہ کے ایام آئے۔ دونوں دن نماز تہجد اجتماعی ادا کی گئی۔ 24 اور 26 دوست شامل ہوئے۔

کھانے کا خاکسار نے اپنا انتظام کیا۔ دوستوں نے بڑے خلوص سے کوشش کی کہ کھانا ان کے پاس سے کھایا جائے۔ لیکن خاکسار نے شکریہ کے ساتھ انکار کیا۔ اس طرح خاکسار پندرہ ایام گزار کر 30 جنوری کی شام واپس آ گیا۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن و آشتی کی علمبردار رہے گی اور احمدی اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔

اس وقت دنیا میں بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی جنگیں بھڑک اٹھتی ہیں۔ اگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ان چھوٹی جنگوں کے شعلے بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں

اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہے کہ تمام لوگوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ دوسروں کی دولت کے لئے حرص کرنا اور حسد کرنا دنیا میں بے چینی کو بڑھانے کا سبب ہیں۔ جن ممالک کو معدنیات کے ذخائر عطا ہوئے ہیں ان کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ معقول قیمتوں پر کھلی مارکیٹ میں اپنے ذخیروں کی تجارت کر سکیں۔

جب مظالم اپنی انتہاؤں کو چھونے لگیں اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس کے بعض طبعی نتائج اسی دنیا میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

سُود ایک ایسی شدید بُرائی ہے جس سے گھریلو، قومی اور بین الاقوامی سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔

دنیا کا امن کی طرف آنا تب ہی ممکن ہوگا جب لین دین اور کاروبار خالص اور مثبت روش پر چلائے جائیں گے اور جب تمام وسائل کا مناسب اور منصفانہ استعمال ہوگا۔

پٹنی کے علاقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ جسٹین گریننگ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں برطانیہ کے ہاؤس آف پارلیمنٹ میں منعقد ہونے والی تاریخی تقریب میں 22؍اکتوبر 2008ء کو ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء اور حکومتی وزراء اور دیگر معززین سے حالات حاضرہ کے تناظر میں نہایت پُر حکمت اور بصیرت افروز خطاب

جسٹین گریننگ ایم پی اور وزارت خارجہ کی منسٹر Gillian Merron کے استقبالیہ ایڈریسز

رپورٹ مرتبہ: مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ

22؍اکتوبر 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں علاقہ پٹنی کی ممبر آف پارلیمنٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ہاؤس آف پارلیمنٹ میں ایک تقریب منعقد کی۔ ہاؤس آف پارلیمنٹ کو ویسٹ منسٹر محل (Palace of Westminister) بھی کہا جاتا ہے۔ لندن کے بیچوں بیچ یہ عظیم الشان، وسیع وعریض عمارت حکومت برطانیہ کا دِل سمجھی جاتی ہے۔ وقت کے بہتے ہوئے دھارے کو عمارت کے ایک مینار پر نصب بِگ بین (Big Ben) کا معروف گھڑیال گھنٹیوں کے ساتھ ناپتا چلا جاتا ہے جو ساری دنیا میں برطانیہ کی پہچان ہے۔

یہ عمارت حکومت برطانیہ کے شہنشاہوں کا مرکز رہی ہے اور دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔

پہلا ایوان House of Lords ان ممبران پر مشتمل ہے جو موروثی حیثیت سے ممبر بنتے ہیں یا نامزد کئے جاتے ہیں۔

دوسرا ایوان House of Commons الیکشن کے ذریعہ چنے ہوئے ممبر ہوتے ہیں۔

جس وقت حضور انور ہاؤس آف پارلیمنٹ تشریف لائے اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ وزیر اعظم کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس ہو رہی تھی (Prime Minister's Question Time)۔ جیسے ہی یہ اجلاس ختم ہوا ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچ گئے۔

دریائے ٹیمز (Tames) جو لندن کے بیچوں بیچ بہتا ہے، پارلیمنٹ کی عمارت کے ساتھ سے گزرتا ہے آج اس کی موجیں بھی خلیفۂ وقت کی موجودگی پر شاداں وفرحاں بڑے وقار سے بہتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

حضور انور کا استقبال تقریباً سوا بارہ بجے دوپہر محترمہ Justine Greening M.P. نے کیا جو اس تقریب کی میزبان تھیں۔ وہ بیت فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ (M.P) ہیں۔ موسم نہایت خوشگوار ہونے کی وجہ سے وہ پہلے حضور انور کو دریا کی سمت سے پارلیمنٹ کی عمارت کا نظارہ کروانے کے لئے لے گئیں۔ لندن شہر جو اکثر دھندلکوں کی دبیز تہہ میں چھپا ہوتا ہے آج موقع کی مناسبت سے سورج کی کرنوں سے جگمگا رہا تھا۔

کچھ معروف شخصیات نے اس موقع پر حضور انور سے تعارف حاصل کیا۔

دونوں ایوانوں سے آئے ہوئے تیس (30) سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دنیا بھر کی نمائندگی کرنے والے سفارتخانوں اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات حضور انور کے خطاب کو سننے کے لئے جمع تھیں۔

خطاب سے پہلے کچھ شخصیات نے حضور انور سے تعارف حاصل کیا جن میں مندرجہ ذیل نمایاں تھے۔

محترمہ Meg Munn M.P. جو شیفیلڈ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔ امور خارجہ کی وزیر رہ چکی ہیں۔

جناب Alan Keen M.P.۔

محترمہ Ann Keen M.P. وزیر امور صحت۔

محترمہ Fiona MacTaggart M.P. سلاؤ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔

جناب یاسر شعبان۔ کونسلر مصری سفارتخانہ۔

جناب Stephen Hammond M.P. حزب اختلاف کی طرف سے ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں۔

جناب Doug Naysmith M.P.

H.E. Mr. Rafael Moreno ملک چِلّی (Chilli) کے سفیر۔

جناب John McDonnell M.P.

Consultant Dr. Michael Bending

جناب Tom Cox۔ یہ ممبر آف پارلیمنٹ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت اچھا تعلق رکھتے رہے ہیں۔

Baroness Sandil Verma

حزب اختلاف کی چنیدہ وزیر برائے Universities & SkillsInnovation,

جناب آصف چوہدری۔ امور خارجہ اور کامن ویلتھ کے نمائندہ۔

جناب عمران خان۔ جنرل سیکرٹری برطانیہ پاکستان چیمبر آف کامرس۔

جناب John Pritchard۔ ساؤتھ لینڈ کالج کے گورنرز کے چیئر مین۔

جناب مراد قریشی۔ لندن اسمبلی کے ممبر۔

سپرنٹنڈنٹ SimonPhipps۔ ہونسلو پولیس۔

Rt.Hon. Andrew Smith M.P.

جناب Dr. Rainer Lassig جرمنی کے سفیر کے نمائندہ۔

H.E.Mr.Melvin Chalobah سیرالیون کے ہائی کمشنر۔

جناب Jon Dal Din ڈائریکٹر ویسٹ منسٹر امور بین المذاہب۔

Lord Dholakia

محترمہ Laura Moffat M.P.

جناب SatishModi۔چیئرمین موڈی انڈسٹریز۔

محترمہ Ms.Maxi Martin کاؤنسلر۔

جناب P.J.Mir۔ہیڈ آف ARY T.V. Uk-Europe

جناب پروفیسر Richard Thompson امپیریل کالج لندن کے پروفیسر

تمام مہمانوں کے نشستوں پر بیٹھنے کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ یہ تقریب شروع ہوئی۔

اس کے بعد تقریب کا انعقاد کرنے والی بیت فضل کی ممبر پارلیمنٹ محترمہ جسٹن گریننگ (Justin Greening) نے استقبالیہ تقریر کی۔

جسٹن گریننگ (M.P.) کی استقبالیہ تقریر

انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ آج ہمارے لئے بہت اہم دن ہے جب His Holiness یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ امر ہمارے لئے باعث عزت وافتخار ہے۔

انہوں نے کہا کہ نہ صرف میرے حلقہ انتخاب (Putney) سے بلکہ پورے برطانیہ سے اور مزید تمام دنیا سے آئی ہوئی شخصیات اس تقریب میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ موقع نہایت پُرشوکت ہے کہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جہاں ساری دنیا میں تقاریب کا انعقاد ہوا ہے وہاں برطانیہ بھر میں تقریبات نہایت شان کے ساتھ منائی گئی ہیں۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کی انگلستان میں موجودگی کے بارہ میں کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ سب سے پہلی (بیت) جو لندن میں بنی وہ بیت فضل ہے جو پٹنی کے علاقہ میں واقع ہے۔ جب سے یہ بیت بنی ہے یہاں جمع ہونے والوں نے اس علاقہ کی زندگی میں ایک نہایت نظم وضبط سے بھرپور مثبت اور مرکزی کردار ادا کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو نصب العین انہوں نے اپنایا "یعنی محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں" (Love for All Hatred for None) وہ میرے خیال میں ایسا ہے کہ ہم سب اسے اپنا کر اپنی زندگیوں میں فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ ہم معاشرہ میں اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ اقدار پیدا کر سکتے ہیں۔

انہوں نے تمام حاضرین کا اور خاص طور پر ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بدھ کا روز پارلیمنٹ میں بے حد مصروف دن ہوتا ہے۔ بایں ہمہ آج کی اس تقریب میں اتنی زیادہ تعداد میں ممبران کا شمولیت کرنا غمازی کرتا ہے اس احترام کی جو افراد جماعت کے لئے ہمارے دلوں میں ہے۔ جس کی وجہ ان کی برطانیہ کی روزمرہ زندگی میں خدمات ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ تقریب کے بعد وہ حضور انور کو پارلیمنٹ کے ایوانوں کا دورہ کروائیں گی تا کہ حضور مشاہدہ کر سکیں کہ کن جگہوں پر ہم پارلیمانی کاموں میں وقت گزارتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے وزارت خارجہ کی وزیر محترمہ Gillan Merron کو تقریر کی دعوت دیتے ہوئے ان کی آمد کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ وزارت خارجہ کے ہم نہایت ممنون ہیں کہ وہ دنیا میں ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو دنیا میں آئے دن بعض ممالک میں ناانصافیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وزارت خارجہ کے کام میں مساوی انسانی حقوق اور آزادی کا قیام بہت اہم اور کلیدی کام ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ امر نہایت خوشی کا باعث ہے کہ وزارت خارجہ کی وزیر ہم میں موجود ہیں۔

محترمہ Gillan Merron منسٹر وزارت خارجہ کی تقریر

محترمہ Gillan Merron نے وزارت خارجہ کی وزیر کی حیثیت سے تقریر شروع کرتے ہوئے پہلے جسٹن گریننگ کے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے آج حضور انور سے ملاقات کا اور خلافت جوبلی کی ایک تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے احساس ہے کہ جماعت احمدیہ میں دنیا بھر سے لوگ شامل ہیں اور برطانیہ کے طول وعرض میں بھی جماعت کے افراد آباد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اپنی قابل قدر معاشرتی خدمات کی وجہ سے احمدی بہت سے حلقوں میں معروف ہیں اور مَیں جسٹن کے اس خیال کی تائید کرتی ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں پارلیمانی ممبران کی حاضری اس چیز کا ثبوت ہے کہ ہمارے دلوں میں افراد جماعت کی کتنی قدر ومنزلت ہے۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کی کاوشوں سے دوسروں کو گہرائی میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ مذہبی اصول کیا ہیں اور یہ بھی کہ اس طرح ان بے زبان افراد کو بھی ایک آواز حاصل ہو جاتی ہے جن کے حقوق کو اپنے معاشروں میں نظرانداز کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ان حالات پر جو پاکستان میں اور اس وقت انڈونیشیا میں جماعت کو درپیش ہیں تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں آج کی اس تقریب میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ہم جو مساوی حقوق کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اس میں بالکل سستی نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اقلیتوں کو بہتر حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور اس سلسلہ میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اقلیتیں جہاں بھی ہوں انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزارت خارجہ، دفاتر کامن ویلتھ، محکمہ بین الاقوامی ترقی اور وزارت دفاع سب مل کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا بھر میں جہاں بھی انسان آباد ہیں ان کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائے۔ رواداری، مساوی حقوق، سب کے لئے یکساں ترقی کے مواقع فراہم کرنا، یہ وہ مرکزی میدان ہیں جن میں ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ہفتہ ہی ایک کمیٹی کے تبادلہ خیال کی مجالس انہوں نے مکمل کروائی ہیں وہاں جو موضوع زیر بحث لائے گئے وہ عوام کی خود اختیار حکومت اور مساوی انسانی حقوق کا قیام تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ہمارا نصب العین انسانی حقوق کی برابری کے حصول کے لئے کوشاں رہنا ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اس میں ہمارا مفاد ہے بلکہ اس لئے کہ یہ عقلمندی کا تقاضا ہے اور یہ حق بات اور درست راستہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں خراج تحسین پیش کیا تھا ان افراد کو اور ان گروہوں کو جو مظالم اور ناانصافیوں کے سامنے نہایت مشکل اور خطرناک حالات میں ثبات قدم کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں۔ وہ اس قسم کی حق تلفیاں ہیں جنہیں ہم میں سے بہتوں نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ مَیں ان کاموں کو بہت اہمیت دیتی ہوں جو وزارت خارجہ اور دفاتر کامن ویلتھ اس سلسلہ میں کرتے ہیں۔ اداروں کے لئے اور افراد کے لئے جیسے کہ جماعت احمدیہ کو درپیش ہیں۔

حضور انور اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں انسانی حقوق کے حوالہ سے ایک منفرد پہلو جو سامنے آیا ہے وہ مذہبی اور اعتقادی آزادی ہے۔ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں سمجھتی ہوں کہ آپ کے تعاون سے ہماری انسانی حقوق کی پالیسی زیادہ مضبوط اور اعلیٰ معیار کی حامل ہے اور مَیں آئندہ کے لئے امید رکھتی ہوں کہ ہمیں اسی طرح آپ کا تعاون حاصل رہے گا۔

Gillan Merron کی تقریر کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا برطانوی ممبران پارلیمنٹ سے خطاب

حضور انور نے فرمایا۔

سب سے پہلے مَیں تمام معزز ممبران پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کو اجازت دی ہے کہ وہ یہاں آ کر آپ سے مخاطب ہو۔

حضور انور نے محترمہ جسٹن گریننگ (Justine Greening) کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ وہ بیت فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس تقریب کا انعقاد ان کی اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ثبوت ہے کہ اپنے حلقہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کا لحاظ کرتے ہوئے خلافت جوبلی کے موقع پر اس قدر کوشش سے سارا انتظام کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام لوگوں کے جذبات کا خیال رکھنے والی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہ جماعت دین کی سچی تعلیمات کی علمبردار ہے اور برطانیہ میں رہنے والا ہر احمدی محبّ وطن اور وفادار شہری ہے وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دینی تعلیمات کی مزید تفسیر اور تفہیم بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود اور زمانے کے مصلح ہیں۔ آپ نے اپنے دعویٰ کے ساتھ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر دو ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ایک تو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور دوسرے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ آپ نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے جو حقوق ہیں ان کو عملی جامہ پہنانا نہایت ہی دشوار اور نازک امور ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے بارہ میں آپ کے دل میں یہ خیال جنم لے سکتا ہے کہ اس قسم کی سربراہی سے اختلاف پیدا ہونے اور جنگوں تک کے احتمال ہو سکتے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ حضور نے فرمایا: مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ یہ الزام دین پر لگایا جاتا ہے مگر انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن وآشتی کی علمبردار رہے گی اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔

حضور نے فرمایا احمدیہ خلافت کا مقصد مسیح موعود اور مہدی کے مشن کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس لئے اس سے کسی قسم کے خوف کا احتمال نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ جماعت کے افراد کو ان ہی دونوں مقاصد کی طرف بلاتی ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں اور اس ذریعہ سے جماعت دنیا بھر میں امن وآشتی کے قیام کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

حضور نے فرمایا: اب مَیں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور وقت کی تنگی کے باعث مختصراً بیان کرتا ہوں کہ اگر ہم غیر جانبدار ہو کر گزشتہ چند صدیوں کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دنیا میں جو جنگیں اس دور ان ہوئی ہیں وہ حقیقت میں مذہبی جنگیں نہیں تھیں۔ ان کی بنیاد زیادہ تر جغرافیائی اور سیاسی مفادات تھے۔ یہاں تک کہ آج کے زمانہ میں بھی جو جنگیں ہوئی ہیں ان کی وجوہات سیاسی، اقتصادی اور سرحدی مفادات ہیں۔ جس طرح کے عوامل اس وقت کشیدگی کی فضا پیدا کر رہے ہیں اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ عناصر مل کر دنیا کو پھر جنگ عظیم کی طرف نہ لے جائیں۔

حضور نے انتباہ فرمایا کہ یہ عوامل وہ ہیں جن سے نہ صرف غریب ممالک متاثر ہو رہے ہیں بلکہ امیر

ممالک بھی متاثر ہورہے ہیں۔ اس لئے بڑی طاقتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کوششیں مجتمع کر کے انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی تدابیر کریں۔

حضور نے فرمایا کہ انگلستان کا شمار بھی ان ممالک میں ہوتا ہے جن کا اثر و رسوخ دوسری قوموں پر ہے خواہ وہ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر۔ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ اس اثر و رسوخ کو استعمال کریں اور دنیا کی رہنمائی کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ماضی قریب کو دیکھیں تو حکومت برطانیہ نے جہاں بھی حکومت کرنے کے بعد ممالک کو آزادی دی وہاں اعلیٰ درجہ کے انصاف اور مذہبی رواداری کی اقدار کو پیچھے چھوڑا۔ خاص طور پر ہندوستان اور پاکستان میں جماعت احمدیہ اس انصاف کی گواہ ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کی پالیسی کی کھل کر تعریف کی۔ جب بانی جماعت نے ملکہ وکٹوریہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی پر مبارکباد دی اور دین کی تعلیمات ان تک پہنچائیں تو آپ نے خاص طور پر حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کو سراہتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی حکومت برطانیہ نے انصاف کا علم بلند کیا جماعت نے اس کا برملا اظہار کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی قیام انصاف حکومت برطانیہ کا طرّۂ امتیاز رہے گا۔ نہ صرف مذہبی آزادی کے حوالہ سے بلکہ ہر لحاظ سے، اور آپ اپنی اُن اعلیٰ اقدار کو آئندہ بھی سربلند رکھیں گے۔

حضور نے فرمایا اس وقت تمام دنیا میں بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی جنگیں بھڑک اٹھتی ہیں۔ بعض جگہوں پر بڑی طاقتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ ان کی کارروائیاں امن کے قیام کے لئے ہیں۔ حضور نے انتباہ فرمایا کہ اگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ان چھوٹی جنگوں کے شعلے بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ اس لئے میری آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے کوششیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اب مَیں مختصراً دینی تعلیمات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ کس طرح ان تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ جو ان تعلیمات کے سب سے پہلے مخاطب ہیں...... ان کو بھی توفیق ملے کہ وہ ان تعلیمات پر عمل کریں مگر بہرحال یہ ذمہ داری دنیا کے تمام ممالک، بڑی طاقتوں اور حکومتوں پر بھی ہے۔

حضور نے فرمایا اس وقت دنیا حقیقتاً ایک بین الاقوامی بستی کا روپ دھار چکی ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہوگی جن کا تعلق انسانی حقوق کے قیام سے ہے، جن سے دنیا میں امن قائم ہوسکے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کوششیں صرف اس وقت کامیاب ہوسکتی ہیں جب عدل اور انصاف کے تمام پہلوؤں کو بروئے کار لاکر یہ کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے مسائل میں ایک مسئلہ جس نے سر اٹھایا ہوا ہے اگرچہ براہ راست مذہب سے تعلق نہیں رکھتا مگر مذہب کے نام پر بعض گروہ غیر قانونی حملے کرتے ہیں اور خودکش بم کے ذریعہ وہ غیر فوجیوں اور عوام کا قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہایت ظالمانہ طریق پر وہ بے دریغ مسلموں، غیر مسلموں، عورتوں، بچوں سب کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی ظالمانہ کارروائیوں کی دین قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ ان ظالمانہ حرکات کی وجہ سے ایک غلط تاثر پیدا ہوگیا ہے۔ بعض حلقوں میں تو کھلے بندوں دین کے خلاف خیالات کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری جگہوں پر کھلم کھلا اظہار نہیں ہوتا مگر طبیعتوں میں مخالف رجحان پایا جاتا ہے۔ ان عناصر کی وجہ سے دین کے خلاف عدم اعتماد کی فضا پیدا ہوگئی ہے اور چند افراد کی غلط کاریوں کے باعث حالات روز بروز ابتر ہوتے جاتے ہیں۔ جو منفی ردّعمل وجود میں آتا ہے اس کا ایک نمونہ ان حملوں میں نظر آتا ہے جو پیغمبر ﷺ کی حیات طیبہ اور مقدس کتاب قرآن حکیم پر کئے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ حملے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں برطانیہ میں سیاسی رہنماؤں اور مفکروں نے جو ردّعمل دکھایا ہے وہ دوسرے ملکوں کے بعض سیاستدانوں سے بہرحال ممتاز رہا ہے۔ اور اس کے لئے حضور نے اظہار تشکر فرمایا اور فرمایا کہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟ سوائے منفی جذبات ابھرنے کے جس سے نفرت اور ناپسندیدگی بڑھتی ہے اور پھر نفرتیں مشتعل جذبات کا روپ دھارتی ہیں۔ مگر جو ناپسند نہیں ہیں اور جو رسول اکرم ﷺ سے گہری محبت رکھتے ہیں انہیں ان حملوں سے شدید صدمہ پہنچتا ہے اور جماعت احمدیہ ان لوگوں میں سے صف اوّل میں ہے۔ ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کا اسوہ پاک اور خوبصورت تعلیم پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے معزز پیغامبر تھے۔ اس لئے ہم تو کبھی بھی ان کے بارہ میں کوئی بے عزتی کا کلمہ نہیں کہہ سکتے مگر جب ہمارے نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات پر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگائے جاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے بے حد دکھ کا باعث ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج کے زمانہ میں جب دنیا مختلف دھڑوں میں تقسیم ہوتی جارہی ہے، انتہا پسندی زور پکڑتی جارہی ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات بگڑ رہے ہیں، اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ تمام لوگوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ اگر یہ مناسب طریق سے سچائی سے اور نیکی کے ساتھ نہ کیا گیا تو حالات بگڑ کر ناقابل اختیار حدود سے تجاوز کر جائیں گے۔

حضور نے فرمایا مَیں مانتا ہوں کہ اقتصادی طور پر مضبوط اقوام نے غیر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو پناہ بھی دی ہے اور اپنے ممالک میں رہنے کی جگہ بھی دی ہے حقیقی انصاف کا تقاضا ہے کہ سب لوگوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور ان لوگوں کے اعتقادات کا بھی احترام کیا جائے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ان کی عزت نفس کی حفاظت ہوسکے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں پہلے کہہ آیا ہوں اور شکرگزار ہوں کہ برطانوی قانون سازوں اور سیاستدانوں نے انصاف کو سربلند رکھا ہے اور عوام کے مذہبی حقوق میں مداخلت نہیں کی۔ درحقیقت یہی راہ ہے جس کی طرف قرآن کریم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

قرآن کریم کا فرمان ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ حضور انور نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ یہ قرآنی اصول اس الزام کی بھی نفی کرتا ہے جو اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مزید برآں مسلمانوں کو اس میں ہدایت دی گئی ہے کہ مذہبی اعتقاد بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے اور اس تعلق میں ہرگز کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے مذہب پر کاربند ہو اور اپنی مذہبی رسومات کی بجاآوری کرے۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مذہب کے نام پر کوئی ایسی کارروائی عمل میں لائی جائے جو دوسرے لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو اور ملکی قانون کے خلاف ہو تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حق ہے کہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں کیونکہ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کوئی ظالمانہ رسم یا حرکت کی جائے تو وہ کسی بھی مذہبی ذریعہ سے خدائی تعلیم نہیں ہو سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ قیام امن کے لئے یہ بنیادی اصول ہے خواہ اسے ملکی سطح پر دیکھا جائے یا بین الاقوامی سطح پر۔ اس کے علاوہ دینی تعلیمات یہ ہیں کہ اگر مذہب تبدیل کرنے کی وجہ سے کوئی قوم یا گروہ یا حکومت تمہارے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے اور اس کے بعد حالات کا پلڑا تمہاری سمت جھک جاتا ہے اور تمہیں طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو تم کسی قسم کا تعصب یا دشمنی دلوں میں مت رکھو۔ جیسا کہ قرآن کریم کا فرمان ہے۔......

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ معاشرہ میں قیام امن کے لئے یہ تعلیم ہے کہ انصاف سے بالکل قدم نہ ہٹاؤ یہاں تک کہ دشمن سے بھی انصاف کرو، سلام کی ابتدائی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ اس تعلیم پر چلتے ہوئے انصاف کے تمام تقاضوں پر بھرپور عمل کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقت کی تنگی کے باعث زیادہ مثالیں اس وقت پیش نہیں کی جاسکتیں مگر تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد قطعی کوئی بدلہ ان لوگوں سے نہیں لیا جنہوں نے مسلمانوں کو شدید مظالم کا نشانہ بنایا تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے انہیں معاف فرما دیا بلکہ انہیں اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے مذہب پر کاربند رہیں۔

حضور انور نے انتباہ فرمایا کہ آج کے زمانہ میں امن کا قیام صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ دشمن کو بھی تمام پہلوؤں سے انصاف عطا کیا جائے۔ نہ صرف مذہبی انتہا پسندی کے خلاف جنگوں میں بلکہ ہر قسم کی لڑائیوں میں بھی۔ صرف اس قسم کا امن ہی دیرپا ہوسکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں لڑی گئیں۔ ان کی جو بھی وجوہات بنیں ان کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہی سبب نکھر کر سامنے آن کھڑا ہوتا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا تھا جس کے ردّعمل میں جب یہ خیال کیا گیا کہ الاؤ ٹھنڈا کر دیا گیا ہے حقیقتاً وہ راکھ کے نیچے ہلکے ہلکے سلگتی ہوئی چنگاریاں تھیں جنہوں نے دوبارہ بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں بے چینی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ جنگیں اور قیام امن کے نام پر کی جانے والی کارروائیاں، قوموں کو عالمی جنگ کی طرف دھکیلتی نظر آتی ہیں۔ قوموں کے معاشرتی اور اقتصادی مسائل حالات کو مزید خراب کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے امن کے قیام کے لئے بعض سنہری اصول ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ لالچ دشمنیوں کو بڑھاتا ہے۔ اس کا اظہار بعض دفعہ سرحدی پھیلاؤ کے ذریعے یا دوسری قوموں کے قدرتی ذخائر پر ناجائز تصرف یا پھر ملکوں کے حکمرانوں پر تسلّط کے ذریعہ

دیکھنے میں آتا ہے۔ ان ذرائع سے مظالم وجود میں آتے ہیں چاہے وہ کسی ظالم ،مطلق العنان حاکم کے ہاتھ سے ہو رہے ہوں جو عوام کے حقوق پامال کر کے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے ذاتی مفادات کے لئے کوشاں ہو یا انہی وجوہات کی بنا پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو کر دست درازی کرے۔ اور پھر بعض دفعہ مظالم کی چکی میں پسنے والے عوام باہر کی دنیا کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ظلم کی جو بھی وجہ بن رہی ہو اس سے نمٹنے کے لئے رسول اللہؐ نے ہمیں ایک نہایت سنہرا گُر عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرو“۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مظلوم کی مدد کی تو سمجھ آتی ہے مگر ظالم کی مدد کیونکر کی جائے؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ظالم کا ہاتھ روک کر اس کی مدد کرو کیونکہ ظلم کرنے سے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سزاوار ہوگا۔ اس لئے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے ظلم سے باز رکھو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سنہرا اصول ہے جو انسانی معاشرت میں چھوٹے سے چھوٹے دائرہ میں بھی قابل عمل ہے اور بین الاقوامی سطح پر بھی۔ اس حوالہ سے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ۔ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورۃ الحجرات: 10)

حضور نے فرمایا کہ یہ اصول اپنا کر ساری دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس قرآنی ہدایت میں انصاف کرنے کا حکم ہے۔ پھر وضاحت کی گئی ہے کہ اگر انصاف کرنے کے باوجود امن قائم نہ ہو تو سب مل کر اس زیادتی کرنے والے گروہ سے جنگ کریں یہاں تک کہ وہ ہتھیار ڈال دے۔ اور جب اس قسم کا گروہ امن کا طالب ہو تو پھر انصاف کا تقاضا ہے کہ نہ تو اس سے انتقام لو اور نہ اس پر کوئی پابندیاں یا اقتصادی قدغن لگاؤ۔ اس پر نظر ضرور رکھو مگر ساتھ ہی کوشش کرو کہ ان کی صورت حال بہتر ہو۔

حضور انور نے طاقتور قوموں کو یاد دہانی کروائی کہ ان کے ہاتھ میں ویٹو (Veto) کی طاقت ہوتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ قیام امن کو بہرحال مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے قیام امن کے ضمن میں فرمایا کہ ایک اور اصول جو قرآن حکیم نے ہمیں عطا فرمایا ہے وہ دوسروں کی دولت کی طرف طمع کی نظر سے دیکھنے کی ممانعت ہے۔ فرمایا اور ہم نے جو ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا کر مت دیکھ کیونکہ یہ سامان ان کو اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں۔
(سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 132)

حضور نے فرمایا: دوسروں کی دولت کے لئے حرص کرنا اور حسد کرنا دنیا میں بے چینی کو بڑھانے کا سبب ہیں۔ فرد کی حیثیت سے جب دوسرے کے مال ومنال کا لالچ کیا جاتا ہے تو یہ نہ ختم ہونے والی حرص انسان کا سکون درہم برہم کر دیتی ہے۔ قوموں نے جب دوسری قوموں کے اموال اور دولتوں کا لالچ کیا تو دنیا کا امن خطرے میں پڑ گیا۔ تاریخ گواہ ہے اور ہر شخص بآسانی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ دوسروں کی دولت ہتھیانے کی خواہش ہمیشہ بدنتائج ہی پیدا کرتی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے وسائل پر نظر رکھو اور اس کا بہترین استعمال کر کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

حضور نے فرمایا کہ سرحدی چڑھائیاں کر کے دوسروں کے قدرتی ذخائر پر دسترس حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ طاقتور قومیں اثر ورسوخ کے بل بوتے پر دوسری قوموں کے مقابل میں دھڑے بنا کر ان کے وسائل اپنے اختیار میں لے لیتی ہیں۔ بعض حکومتوں کے مشیر اپنی کتابوں میں جب اس قسم کی کارروائیوں کو بے نقاب کرتے ہیں تو غریب ممالک میں بے چینی کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ پھر یہی بے چینیاں بعض دفعہ شدید ردعمل کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور تشدد کی کارروائیاں بعض حلقوں میں دیکھنے میں آتی ہیں اور وسیع پیمانے پر تباہ کاری کرنے والے ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے لوگ اپنے آپ کو نسبتاً زیادہ سنجیدہ، باشعور اور باخبر سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ غریب ممالک میں بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہیں بعض علمی میدانوں میں اعلیٰ درجہ کی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں توقع تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ تمام قومیں مل کر یہ کوشش کرتیں کہ اس قسم کے اندازِ فکر سے بچا جائے اور ان غلطیوں سے باز رہا جائے جن سے ماضی میں خوفناک جنگیں پیدا ہوئیں۔ خداداد دماغی صلاحیتوں اور سائنسی ترقی کو استعمال میں لا کر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انسانی فلاح و بہبود کے طریقے ڈھونڈ نکالے جاتے، قدرتی وسائل کے بہترین استعمال کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی جاتی۔ خداوند تعالیٰ نے ہر ملک کو کچھ ایسے وسائل عطا فرمائے ہیں کہ اگر ہر ملک ان وسائل کا صحیح استعمال کرے تو یہ دنیا واقعتاً جنت نظیر بن جائے۔ بعض ممالک کو موسم ایسے عطا ہوئے ہیں اور زمینیں ایسی زرخیز عطا ہوئی ہیں کہ اگر مل جل کر باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید تکنیکی سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا تو دنیا سے بھوک کا خاتمہ ہو جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ جن ممالک کو معدنیات کے ذخائر عطا ہوئے ہیں ان کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ معقول قیمتوں پر کھلی مارکیٹ میں اپنے ذخیروں کی تجارت کر سکیں۔ اس طرح تمام ممالک ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منصفانہ راستہ ہے اور یہی وہ راہ ہے جسے خداوند تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے تا کہ وہ مخلوق کی رہنمائی کریں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہیں کیا ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ فرمان بھی جاری کر دیا کہ ہر فرد مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جزا اور سزا کا عمل موت کے بعد ہی واقع ہوگا مگر خدا تعالیٰ نے جو نظام جاری فرمایا ہے اس کے تحت جب مظالم اپنی انتہاؤں کو چھونے لگیں اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو نظرانداز کر دیا جائے تو اس کے بعض طبعی نتائج اسی دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب ظلم بہت بڑھ جاتا ہے تو ردعمل بھی شدید ہوتا ہے اور پھر اس چیز کی گارنٹی کوئی نہیں دے سکتا کہ ردعمل صحیح ہوگا یا غلط۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا فتح کرنے کا صحیح طریق تو یہ ہے کہ غریب ممالک کو ان کے صحیح منصب پر کھڑا کیا جائے جو ان کا حق ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت عالمی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ اقتصادی بحران ہے جسے Credit Crunch (یعنی قرضوں کی بازیابی کا فقدان) کہا جا رہا ہے۔ شاید یہ بات سننے والوں کو عجیب معلوم ہو مگر اس مسئلے کے تمام شواہد ایک ہی بنیادی حقیقت کی طرف نشان دہی کر رہے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہمیں ہدایت ملتی ہے کہ سُود سے اجتناب کرو۔ کیونکہ سُود ایک ایسی شدید برائی ہے جس سے گھریلو، قومی اور بین الاقوامی سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے خبردار کیا ہے کہ جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی آیات نمبر 276 تا 280 کے حوالہ سے تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہدایت کے ذریعہ سُودی لین دین سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس کے پیچھے جو حکمت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو سُود تم حاصل کرو وہ تمہاری دولت میں اضافہ نہیں کرتا باوجود اس کے کہ ظاہری نظر میں وہ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر آخر کار وہ وقت آتا ہے جب اصل نتیجہ سامنے آجاتا ہے۔ مزید برآں ہمیں خدائی احکام میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہ آؤ تو سمجھ لو کہ تم نے خدائی احکامات کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کے Credit Crunch یعنی قرضوں کے بحران سے صورتحال نہایت وضاحت کے ساتھ سامنے آگئی ہے۔ شروع میں صورتحال یہ تھی کہ افراد جائیداد کی خرید کے لئے قرضے لیتے تھے اور تمام عمر اس قرض کی ادائیگی کرتے کرتے مقروض ہونے کی حالت میں موت کے منہ میں چلے جاتے تھے مگر جائیداد کی ملکیت ان کو حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر آج کے دور میں حکومتیں قرضوں کے بوجھ تلے اس طرح دبی ہوئی ہیں کہ ان کی حالت زار پر یہی تشبیہ صادق آتی ہے کہ ان کی حواس باختگی ایسی ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ شخص۔ بہت بڑی بڑی کمپنیوں کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ بہت سے بینک اور مالیاتی ادارے یا تو دیوالیہ ہو گئے ہیں یا حکومتی امداد کے ذریعہ انہیں ڈوبنے سے بچایا گیا ہے۔ یہ سنگین صورتحال دنیا کے تمام ممالک میں پیش آرہی ہے خواہ وہ امیر ممالک ہوں یا غریب۔

حضور انور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ مجھ سے زیادہ موجودہ حالات کے بارہ میں علم رکھتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ جن لوگوں نے بینکوں میں پیسہ رکھا ہوا ہے اس پیسے کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ اب یہ حکومتوں پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اور کس حد تک ان کی مدد کرے گی۔ مگر بہرحال دنیا کے بیشتر ممالک میں خاندانوں کا ذہنی سکون، تاجروں کا سکون اور اکابرین حکومت کا سکون برباد ہو گیا ہے۔ کیا یہ صورتحال ہمیں سوچنے پر مجبور نہیں کرتی کہ یہ سب وہی مسائل ہیں جن کے بارہ میں ہمیں وقت سے بہت پہلے خبردار کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس صورتحال کے مزید کیا نتائج مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ امن کی طرف آجاؤ۔ امن کی طرف آنا تب ہی ممکن ہوگا جب لین دین اور کاروبار خالص اور مثبت روش پر چلائے جائیں گے اور جب تمام وسائل کا مناسب اور منصفانہ استعمال ہوگا۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اختصار سے مَیں نے دینی تعلیمات میں سے چند نکات آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں جن کو مَیں اس یاددہانی کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اصل اور سچا امن انسانوں کو صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام انسانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس مرکزی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ صرف اسی صورت میں وہ دوسروں کا حق ادا کر سکیں گے۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا فرمایا کہ وہ تشریف لائے اور توجہ سے تمام گزارشات کو سنا۔

(الفضل انٹرنیشنل 2رجنوری 2009ء)

☆......☆......☆

تبصرہ

بیوت الذکر اور دور حاضر

مصنف: عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب
سن اشاعت: دسمبر 2008ء
مطبع: پرنٹ ویل امرتسر
ضخامت: 206 صفحات

بیوت الذکر کی اہمیت دین میں بہت زیادہ ہے، مومن کا مدار اسی کے گرد گھومتا ہے۔ بیت الذکر اللہ تعالیٰ کا گھر ہوتی ہے جس کے ساتھ مومنوں کی روحانی زندگی اور ترقیات کا گہرا تعلق ہے۔ ہر مومن کی دل پسند جگہ بیت ہی ہوتی ہے، وہ اس میں عبادت کرتا اور ذکر الٰہی بجا لاتا ہے۔ بیت الذکر کی اہمیت، افادیت، ضرورت اور اس سے متعلق بیش قیمت معلومات مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ جن کو یکجا کرنے کی ضرورت ہے اور پھر اگر تصاویر بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو یہ ایک قیمتی دستاویز بن جائے گی۔ یہ کارنامہ مکرم ومحترم عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب نے سرانجام دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے انہوں نے اس اہم اور بابرکت موضوع پر ایک کتاب مرتب کی ہے۔ اس کتاب کی ورق گردانی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بیت الذکر یا اللہ کے گھر کے بارے میں انہوں نے بہت سی مختلف جگہ پر پھیلی ہوئی اہم معلومات اور تصاویر کو ایک گلدستہ کی طرح اس کتاب کی زینت بنایا ہے۔ جس سے دینی لٹریچر میں ایک گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔

مصنف نے زیر تبصرہ ضخیم کتاب کو پانچ ابواب میں ترتیب دیا ہے۔ پہلے باب میں حقیقی دینی معاشرہ میں بیوت الذکر کا انقلاب آفریں کردار اور قرآن مجید واحادیث نبویہ میں بیوت الذکر کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے باب میں آنحضرت ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت، مسجد الحرام اور بیت اللہ کی تعمیر، بیت اللہ کی تعمیر کے 23 عظیم الشان مقاصد، مسجد قبا اور مسجد نبویؐ سمیت اسلام کی ابتدائی مساجد کا تعارف اور تصاویر خوبصورتی سے پیش کی گئی ہیں۔

اسی باب میں قادیان اور ربوہ کی بیوت مبارک اور اقصیٰ کا تعارف بھی شامل ہے۔ تیسرے باب میں احمدیہ بیوت الذکر کی تاریخ، بنیاد اور افتتاح، بیوت کی اغراض، عمومی معلومات، اقسام، بیوت کی بنیاد اور تقویٰ، طرز تعمیر، تزئین اور دیگر معلومات شامل ہیں۔ باب چہارم میں آداب بیوت، بیوت کی صفائی، بیوت کا نظام، وحدت و یگانگت بیوت اور ذکر الٰہی اور بیوت اور دعوت الی اللہ کے اہم موضوعات موجود ہیں پانچویں اور آخری باب میں وضو، وضو اور نماز، نداء، نداء کی حکمت، نماز کیا ہے، ارکان نماز کی حقیقت، نماز کے متعلق ہدایات اور چند معلومات، پانچ نمازوں کا تعین اور نمازوں کا فرض ہونا شامل ہیں۔

فاضل مصنف کو کیونکہ دنیا کے مختلف ممالک میں تعمیراتی کاموں کا بہت وسیع تجربہ ہے اس لئے بیوت الذکر کے موضوع پر مختلف نوعیت کی معلومات اور تصاویر کو بڑے سلیقہ سے اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ ان کو 1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد مبارک پر بیت اقصیٰ ربوہ کا ڈیزائن تیار کرنے کا موقع ملا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور مبارک میں 1984ء سے اب تک ان کو جن ممالک میں بیوت اور دوسرے جماعتی تعمیراتی کاموں میں خدمت کی توفیق ملی ان میں پاکستان، انڈیا، سپین، آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ، یوکے، سری لنکا، ماریشس، گھانا، برکینا فاسو، گنی بساؤ، گیمبیا، بینن، روس، قزاکستان، البانیہ، جرمنی، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، انڈونیشیا اور آئیوری کوسٹ شامل ہیں۔

اس کتاب کو مکمل طور پر آرٹ پیپر پر 4 کلرز میں چھاپا گیا ہے اور دنیا کے ہر ملک کی نمائندہ بیوت الذکر کی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں ان کے علاوہ بعض بیوت کے نقشے اور گنبدوں، میناروں اور جالیوں کے مختلف نمونے بھی شامل اشاعت ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے بیوت کے بارے میں جہاں بہت سی باتیں اور معلومات حاصل ہوتی ہیں وہاں تصاویر کے ذریعہ جماعتی تاریخ کے وہ گوشے بھی وا ہوتے ہیں جو اب تک نظروں سے اوجھل تھے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کے ذریعہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایک اہم اضافہ کیا ہے۔

(ایف شمس)

ضلع نارووال کے خلافت جوبلی پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ مئی 2008ء کا آغاز خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے نماز تہجد سے کیا گیا اور اس ماہ کے تمام خطبات جمعہ خلافت کی اہمیت وبرکات کے عنوان پر دیئے گئے اور تمام مربیان ومعلمین کرام نے مختلف مواقع پر تقاریر اور دروس کے ذریعہ خلافت کے فیوض وبرکات پر روشنی ڈالی گئی۔

اسی طرح 27 مئی 2008ء کے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے اور دعاؤں کے ساتھ ہوا اس موقع پر ضلع کی کل حاضری 3710 تھی۔ جس میں تمام بوڑھے، بچے اور خواتین کا جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ سارا دن حمد باری تعالیٰ، درود شریف اور دعاؤں میں گزارا گیا گویا کہ 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک عید کا سامان لئے آیا تھا۔ ہر جماعت نے اپنی استعداد کے مطابق صدقات دیئے۔ اس دن تقریباً 50 بکرے اور تقریباً تیس ہزار روپے کے لگ بھگ رقوم تقسیم کی گئیں۔ 52 وقار عمل بھی کئے گئے۔ اسی طرح خلافت جوبلی کے حوالے سے تمام بیوت الذکر کو جھنڈیوں اور خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اسی طرح لجنات و ناصرات نے خصوصی لباس کا اہتمام کیا جو کہ خلافت کے ساتھ ان کی محبت کی عکاسی کر رہا تھا۔ تمام بیوت الذکر میں اجتماعی طور پر حضرت صاحب کا خطاب سننے کا انتظام کیا گیا۔ حضور کا خطاب سننے میں بھی احباب کا جذبہ قابل دید تھا، جیسے ہی MTA پر براہ راست نشریات کا آغاز ہوا، بیوت الذکر احباب جماعت سے بھر گئیں۔ حضور کا پُرلطف اور تاریخی خطاب نہ صرف احمدی احباب نے سنا بلکہ بے شمار غیر از جماعت احباب بھی اس سے مستفیض ہوئے۔ ضلع بھر کی کل حاضری اس خطاب کے موقع پر 5490 رہی۔

تخت طاؤس

تخت طاؤس وہ مشہور تخت شاہی تھا جسے مغل بادشاہ شہاب الدین شاہجہان نے اپنے لئے تیار کروایا تھا۔

یہ تخت 3 گز لمبا، ڈھائی گز چوڑا اور 5 گز اونچا تھا۔ اس کے چھ پائے تھے جو خالص سونے کے بنے ہوئے تھے۔ تخت کی چھت کو بارہ زمردیں ستون تھامے ہوئے تھے۔ چھت کے اوپر دو مور آمنے سامنے کھڑے تھے ان موروں کی چونچوں میں دنیا کے نایاب اور بہترین موتیوں کی مالائیں لٹکی ہوئی تھیں اور انہی موروں کی نسبت سے یہ تخت ''تخت طاؤس'' کہلاتا تھا۔

تخت طاؤس کی محراب پر ایک درخت بنا ہوا تھا جو الماس سے سرسبز اور لعل و یاقوت سے گل رنگ بنایا گیا تھا۔ یہ تخت جڑاؤ اور میناکاری کا ایک نادر نمونہ تھا اور اس کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی۔

جس جگہ بادشاہ بیٹھتا تھا وہاں ایک لعل جڑا گیا تھا جو شاہ عباس صفوی نے جہانگیر کو بطور تحفہ بھیجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس تخت کی تیاری پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

3 شوال 1044ء بمطابق 12 مارچ 1635ء کو شاہجہان پہلی مرتبہ اس تخت پر بیٹھا۔ جب پایہ تخت آگرہ سے دہلی منتقل ہوا تو یہ تخت بھی دہلی آ گیا اور لال قلعہ کے دیوان خاص میں رکھا گیا۔ 1635ء سے 1739ء تک یہ تخت مغل بادشاہوں کے پاس رہا۔ 1739ء میں جب نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کیا تو دہلی کی ساری دولت سمیٹنے کے ساتھ ساتھ وہ یہ نادر تخت بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

ایک روایت کے مطابق نادر شاہ کو تخت طاؤس کے فنی محاسن کا کوئی اندازہ نہ تھا وہ زر و جواہر کا حریص تھا اور اس نے اس تخت کے کئی ٹکڑے کرا دیئے تھے جو اس کے بعد مختلف لوگوں کے قبضے میں چلے گئے۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق یہ تخت زمانے کی دست برد سے محفوظ رہا اور ان دنوں رائل البرٹ میوزیم لندن کی زینت ہے۔

احمدی عورت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کینیڈا پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 25 جون 2005ء کو فرمایا:

پس اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کی خاطر، اپنی نسلوں کو اس مقصد کی پہچان کرانے کی خاطر ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ مردوں کو اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں بلکہ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں کہ مرد کو ''ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک بھی دنیا میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے''۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ مردوں کو ایسا کرنا چاہئے لیکن نیک عورت اور خدا کا خوف رکھنے والی عورت، ایک احمدی عورت اور ایمان میں مضبوط عورت کی یہ پہچان بھی ہمیں قرآن کریم نے بتائی ہے کہ (۔)(النسآء:35) یعنی پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ ان تاکید کی جانے والی چیزوں میں سے ایک اولاد کی تربیت بھی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اس کی اولاد کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

پس یہ تربیت اولاد عورت پر سب سے زیادہ فرض ہے۔ جب تک احمدی عورت اس ذمہ داری کو سمجھتی رہے گی اور اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان سے بڑھ کر دینی تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ دیتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک نسل پروان چڑھتی رہے گی۔ بچوں نے کیونکہ زیادہ وقت ماں کے زیرِ سایہ گزارنا ہوتا ہے اس لئے ماں کا اثر بہرحال بچوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 16 اپریل 2007ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماخوذ

بیٹھنے اور لیٹنے کے صحیح طریقے

اچھی یا صحیح جسمانی وضع وہ جس میں آپ کی ہڈیوں، پٹھوں اور جوڑوں پر کوئی نامناسب دباؤ نہ پڑے۔ اگر جسمانی وضع ٹھیک ہو تو آپ کے اندرونی اعضاء بھی اپنا کام مناسب طریقے سے انجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں آپ دن بھر چاق و چوبند رہتے ہیں۔ یہاں ہم آپ کو بیٹھنے اور لیٹنے کے صحیح طریقے اور بعض مفید ہدایات سے آگاہ کرتے ہیں۔ امید ہے اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔

بیٹھنے کا صحیح طریقہ

☆ سر بالکل سیدھا اوپر کی طرف اور کندھے پیچھے کی جانب ہوں۔

☆ پیٹ اندر کی طرف اور ٹانگیں آرام سے سہارے پر رکھی ہوئی ہیں۔

غلط طریقہ

☆ سر ایک جانب کو جھکا ہوا اور غیر ضروری طور پر آگے بڑھایا ہوا ہو۔

☆ کمر کے اوپر اور نیچے کا حصہ گول نظر آتا ہو۔

مفید ہدایات

☆ بیٹھتے ہوئے خیال رکھیں کہ آپ کے کولہے ممکن حد تک کرسی پر رکھے ہوئے کشن کے مقابل ہوں۔

☆ سر بالکل سیدھا کندھوں کے درمیان اور کندھے پیچھے کی طرف ہوں۔

ڈرائیونگ کے دوران

بیٹھنے کا صحیح طریقہ

☆ سر سیدھا اوپر کی جانب اور کندھے پیچھے کی طرف ہوں۔

☆ سینہ باہر اور پیٹ اندر کی طرف کھینچا ہوا ہو۔

☆ پیٹھ کو سیٹ کی پشت سے سہارا دیا ہوا ہو۔

غلط طریقہ

☆ سر ایک جانب غیر ضروری طور پر جھکا ہوا اور کندھے گولائی میں ہوں۔

☆ کمر کے اوپر اور نیچے کا حصہ گول نظر آتا ہو۔

مفید ہدایات

☆ سیدھے ہو کر اس طرح بیٹھیں کہ آپ کی ٹھوڑی اندر کی طرف اور آپ کا سر مناسب حالت میں ہو۔

☆ ڈرائیونگ سیٹ کو اس طرح سیٹ کریں کہ آپ کا جسم اسٹیرنگ سے قریب ہو۔

☆ ممکن حد تک کمر کو سیٹ کی پشت سے لگائیں تاکہ آپ کی پیٹھ کو آرام دہ سہارا ملے۔

لیٹنے کا طریقہ

دائیں یا بائیں کروٹ لیٹنا

دائیں یا بائیں کروٹ لیٹتے ہوئے سر کے نیچے تکیہ رکھیں جس سے آپ کی گردن کو سہارا ملے اور آپ کی ریڑھ کی ہڈی بھی سیدھی رہے۔ اپنے گھٹنوں کو موڑ کر ایک چھوٹا تکیہ ان کے درمیان رکھیں۔ اس طرح لیٹنے سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی پر بوجھ نہیں پڑے گا۔

پیٹھ کے بل لیٹنا

پیٹھ کے بل لیٹتے ہوئے ایک نرم تکیہ اپنے سر اور کندھوں کے نیچے رکھ لیں اور ساتھ ہی ایک اور تکیہ اپنے گھٹنوں کے نیچے بھی رکھیں تاکہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی کو آرام ملے۔

مفید ہدایات

☆ اٹھتے ہوئے بستر ہمیشہ ایک جانب سے چھوڑیں پہلے اپنی ٹانگیں فرش پر رکھیں اور پھر خود آرام سے بستر سے اس طرح اٹھیں کہ آپ کے جسم کا بوجھ آپ کے بازوؤں پر پڑے۔

☆ پیٹ کے بل کبھی بھی نہ لیٹیں۔ اس طرح لیٹنے سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی پر بہت بوجھ پڑتا ہے۔

اعلان داخلہ

الصادق اکیڈمی میں کلاس One سے Eight تک داخلہ ٹیسٹ درج ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔

☆ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 25,24 مارچ بروز منگل بدھ صبح 8:30 بجے ہوگا۔ ٹیسٹ پچھلی کلاس کے سلیبس میں سے اردو، انگلش اور ریاضی کے مضامین کا ہوگا۔

☆ کلاس ون سے فائیو تک طلباء و طالبات اور کلاس چھٹی سے آٹھویں تک طالبات گرلز ہائی سکول شکور پارک میں ٹیسٹ دیں گے۔ جبکہ چھٹی سے آٹھویں کے طلباء ٹیسٹ کیلئے الصادق اکیڈمی بوائز سکول نزد مریم ہسپتال جائیں گے

مزید معلومات کیلئے سکول آفس سے رابطہ کریں۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

6211637-6214434

خبریں

پنجاب میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی

وکلاء اور مسلم لیگ (ن) کی جانب سے ہونے والے لانگ مارچ کو روکنے کی کوشش اور سیکیورٹی کے پیش نظر پنجاب میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے۔ جس کے مطابق پنجاب میں نکالی جانے والی ریلیوں اور اجتماع کی صورت میں گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ دفعہ 144 کا نفاذ ملک میں افراتفری سے بچنے اور امن و امان کو قائم کرنے کیلئے کیا گیا ہے۔

وکلاء اور سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری کیلئے چھاپے

پنجاب میں دفعہ 144 کے نفاذ کے بعد وکلاء اور سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری کے لئے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں جبکہ گرفتاریوں کے خطرہ کے پیش نظر بعض وکلاء اور اہم سیاسی رہنما روپوش ہو گئے ہیں تاہم ذرائع کے مطابق بعض وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے رہنما راجہ ظفر الحق کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے ارکان اسمبلی کا اجلاس گرفتاریوں کے باعث ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے رہنما اقبال جھگڑا نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) نے دفعہ 144 اور گرفتاری کی صورت میں لانگ مارچ کے بارے میں حکمت عملی طے کر لی ہے۔ لانگ مارچ ضرور اور ہر صورت میں ہوگا۔

زحل کا چھپا ہوا نیا چاند دریافت

سائنسدانوں نے زحل کے نئے چاند کا سراغ لگایا ہے جو سیارہ زحل کے بیرونی مدار میں چھپا ہوا تھا۔ یہ چاند کافی پھیکا اور مدہم تھا اس وجہ سے ابھی تک دریافت میں نہیں آیا تھا۔ اس چاند کی نشاندہی بین الاقوامی کیسینی خلائی جہاز نے کی ہے۔ اس چاند کی سطح کے جائزے اور پیمائش کے لئے تقریباً آدھ کلومیٹر زمین کو استعمال کیا گیا۔ زحل کے اس نئے چاند کے بارے میں ان تمام تر معلومات کا انکشاف انٹرنیشنل آسٹرونومیکل یونین کی جانب سے کیا گیا۔ (روزنامہ آج کل 6 مارچ 2009ء)

موسم رواں کے لیڈیز جینٹس کپڑوں کی ورائٹی کے ساتھ ساتھ لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز

ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

ورلڈ فیبرکس

پروپرائٹر: لئیق احمد 0333-6550796 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

ربوہ میں طلوع و غروب 12۔ مارچ

طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:16

بجلی کا نعم البدل
نیو ربوہ الیکٹرونکس
جنریٹری جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
YI ٹریڈ مارک
طالب دعا: محمد رزاق، محمد یعقوب، محمد الیاس
دکان 142، سیکٹر آئی الیون فور، ہول سیل ویجیٹیبل مارکیٹ۔ اسلام آباد
Shop:4441379, Off:4438142-3 Res:4842723
رزاق: 0300-9724010 الیاس: 0300-5282738

بی ایس سی اور ایم اے انگلش لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے
فیوچر ریس اکیڈمی ربوہ
0332-7057097,047-6213194

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضی احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FD-10